آسمانِ رضویت کا

نیّرِ تاباں

مؤلف

ابوکلیم محمد صدیق فانی

ناشر: جماعت رضائے مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) رجسٹرڈ پاکستان (خانیوال)

E-mail:jamatrazaemustafakwl@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حجۃ الاسلام حضرت مولانا الشاہ محمد حامد رضا خاں بریلوی قدس سرہ کے
مختصر حالاتِ زندگی

آسمانِ رضویت کا
نیّرِ تاباں

مؤلف
ابو کلیم محمد صدیق فانی

نظر ثانی
محمد شکیل قادری عطاری

ناشر: جماعت رضائے مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) رجسٹرڈ پاکستان (کھانیوال)
E-mail:jamatrazaemustafakwl@yahoo.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

سلسلہ اشاعت نمبر ۲۸

نام کتاب: .... آسمانِ رضویت کا نیرِ تاباں

مؤلف: .... ابو کلیم محمد صدیق فانی

نظر ثانی: .... محمد شکیل قادری عطاری

کمپوزنگ: .... شبیر احمد رضوی (خانیوال، کبیر والا)

سن اشاعت: ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء

ناشر: .... جماعت رضائے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خانیوال

ہدیہ: .... دعائے خیر بحق معاونین

بیرون جات کے افراد 10 روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر
درج ذیل پتہ سے مفت حاصل کریں

ملنے کا پتہ

محمد شکیل اختر رضوی

المجید جیولرز بلاک نمبر 4 نزد فریدی مارکیٹ خانیوال

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ ۱۲۹۲ھ میں بریلی شریف میں پیدا ہوئے۔ محمد اسم گرامی، معروف بہ حامد رضا، حجۃ الاسلام خطاب ہے۔ سلسلہ نسب یوں ہے:۔

حجۃ الاسلام مولانا محمد حامد رضا خاں بریلوی بن امام احمد رضا خاں بن حضرت مولانا نقی علی خاں بن مولانا رضا علی خاں بن مولانا کاظم علی خاں بن مولانا شاہ محمد اعظم خاں بن مولانا سعادت یار خاں بن مولانا سعید اللہ خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین[۱]

---

[۱] مولانا سعید اللہ خاں قندھار (افغانستان) کے باعظمت قبیلہ بڑہیچ کے پٹھان تھے۔ حکومت مغلیہ کے زمانے میں لاہور تشریف لائے اور معزز عہدوں پر رہے۔ لاہور کا شیش محل انہیں کی جاگیر تھا۔ پھر وہاں سے دہلی تشریف لائے۔ اس وقت آپ شش ہزاری کے عہدہ پر فائز تھے۔ دربار شاہی سے آپ کو شجاعت جنگ کا خطاب ملا۔

- مولانا سعادت یار خاں کو حکومت مغلیہ نے ایک جنگی مہم سر کرنے کیلئے روہیل کھنڈ بھیجا فتح یابی کے بعد فرمان شاہی پہنچا کہ آپ کو اس علاقہ کا صوبیدار بنایا گیا ہے۔ لیکن اس وقت آپ بستر علالت پر تھے۔
- مولانا محمد اعظم خاں بریلی تشریف لائے، کچھ دن حکومت کے عہدہ وزارت پر فائز رہے۔ پھر امور سلطنت سے بالکل الگ ہو کر عبادت و ریاضت میں مشغول رہنے لگے۔ شہر بریلی کے محلہ معماران میں وفات پائی۔ اور وہیں مدفون ہوئے۔ صاحب کرامت بزرگ تھے۔
- مولانا حافظ کاظم علی خاں، سلطنت مغلیہ میں شہر بدایوں کے تحصیلدار تھے۔ دو سو سواروں کی بٹالین آپ کی خدمت میں رہا کرتی تھی۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

تمام علوم وفنون کی تعلیم والد گرامی سے حاصل کی۔ تفسیر وحدیث کا درس خاص طور پر مشہور تھا۔ تفسیر بیضاوی[1] کے درس میں مہارت تامہ حاصل تھی۔ عربی ادب میں منفرد حیثیت کے مالک تھے۔

---

[1] تفسیر بیضاوی امام ناصر الدین ابوالخیر عبداللہ بن عمر بن محمد بن علی کی تصنیف ہے۔ یہ تفسیر حقائق کلام وحکمت، دقائق حدیث وسنت، اسرار ومعانی وبیان، رموز فلسفہ ومیزان، وجوہ قرأت وتفسیر آیات، معقول ومنقول تاویلات، غوامضِ صرف ونحو، مباحث لغات، محاسن نظم قرآن غرض صدہا علوم و معارف کا خزینہ ہے۔ تفسیر کا نام انوار التنزیل واسرار التاویل ہے۔ صاحب تفسیر بیضاوی نے ۶۸۵ھ میں تبریز مقام میں وفات پائی۔

(بقیہ حاشیہ پچھلے صفحہ کا)

- مولانا شاہ رضا علی خاں، اپنے زمانے کے جید عالم اور ولی کامل تھے۔ آپ سے قبل بزرگوں کا یہ عالم تھا کہ شروع میں امور سلطنت کے عہدوں پر فائز رہتے پھر اس سے الگ ہو کر عبادت وریاضت میں مشغول ہو جاتے۔ لیکن یہ سلسلہ مولانا رضا علی خاں کی ذات سے ختم ہو گیا۔ چنانچہ آپ نے دنیاوی حکومت کا کوئی عہدہ قبول نہ فرمایا اور ابتداء ہی سے زہد وتقویٰ اور فقر و تصوف کی زندگی گزارنے لگے۔ مولانا خلیل الرحمٰن رامپوری[ے] سے تحصیل وتکمیل علوم کی، ۲۳؍ برس کی عمر میں علوم مروجہ سے فراغت پائی۔ فقہ میں خاص دسترس تھی۔ ۱۲۸۶ھ میں وصال ہوا۔

ے مولانا خلیل الرحمٰن بن ملا محمد عرفاں، رامپور میں پیدا ہوئے۔ مولانا غلام جیلانی رفعت سے درسیات پڑھی۔ ریاضی طب ادب وفقہ سے خاص مناسبت تھی۔ امیر خاں والی ٹونک کے آخری زمانے میں ٹونک گئے۔ مولوی حیدر علی سے اکثر مباحثے رہتے۔ مولوی مذکور کو ریاست کی سرپرستی حاصل تھی۔ واپس رامپور آئے۔ پھر بعدہ جاورہ تشریف لے گئے وہیں انتقال ہو گیا۔

- مولانا شاہ نقی علی خاں نے اپنے والد گرامی مولانا شاہ رضا علی خاں سے علوم ظاہری و باطنی حاصل کئے۔ آپ اپنے زمانے کے جلیل القدر عالم بے مثل مناظر ومصنف تھے۔ ۱۲۹۷ھ میں وصال ہوا۔

آپ کو ایک بار دار العلوم معینیہ اجمیر شریف میں طلباء کے امتحان لینے کی دعوت دی گئی، آپ تشریف لے گئے۔ طلباء کے امتحان وغیرہ سے فارغ ہو کر دار العلوم کا معائنہ کیا۔ مولانا معین الدین اجمیری نے دار العلوم کے متعلق کچھ لکھنے کی فرمائش کی۔ حجۃ الاسلام نے قلم برداشتہ کئی صفحات کا نہایت ہی فصیح وبلیغ عربی میں معائنہ تحریر فرما دیا۔ مولانا اجمیری ششدر وحیران رہ گئے۔ جب آپ معائنہ لکھ کر چلے آئے تو مولانا اجمیری اس کا اردو ترجمہ کرنے بیٹھے، تو بعض الفاظ کے معنی معلوم کرنے کیلئے انہیں لغت کا سہارا لینا پڑا۔

شعر وادب کا بہت نازک اور پاکیزہ ذوق رکھتے تھے۔ حرمین شریفین کی حاضری کے وقت شیخ سید حسین دباغ اور سید مالکی ترکی نے آپ کی قابلیت کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے یوں فرمایا:

ہم نے ہندوستان کے اطراف واکناف میں حجۃ الاسلام جیسا فصیح اور بلیغ نہیں دیکھا۔

آپ مرید وخلیفہ شاہ ابوالحسن احمد نوری[1] مارہروی قدس سرہٗ کے تھے۔ والد ماجد سے بھی خلافت اجازت حاصل تھی۔ آپ اُن تمام اوصاف اور خوبیوں کے جامع تھے جو ایک مجدد کے جانشین میں ہونی چاہئیں۔ آپ کی شخصیت حقانیت اسلام کی منہ

---

[1] شاہ ابوالحسن احمد نوری بن سید شاہ ظہور حسین مارہروی ۱۸۳۹ء/۱۲۵۵ھ کو مارہرہ شریف میں پیدا ہوئے۔ اڑھائی سال کی عمر تھی کہ والد گرامی کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ سید شاہ آل رسول مارہروی کی آغوش میں تربیت پائی۔ وقت کے جید علماء سے اکتساب علم کیا۔ شاہ آل رسول مارہروی کے مرید و خلیفہ تھے۔ آپ کی وجہ سے سلسلہ طریقت کو خوب عروج حاصل ہوا۔ ۱۱؍ رجب المرجب ۱۳۲۳ھ کو وصال فرمایا۔

بولتی تصویر تھی۔ بیشتر غیر مسلم آپ کے چہرۂ مبارکہ کو دیکھ کر حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔

حسن ظاہری کا یہ عالم تھا کہ ایک نظر میں دیکھنے والا یہ پکار اٹھتا تھا: ہٰذا حجۃ الاسلام (یہ اسلام کی دلیل ہیں)۔

ایک مرتبہ ایک سفر سے آپ تشریف لائے۔ اسٹیشن پر جس وقت آپ اترے تو اسی وقت مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری بھی اُترا۔ اس نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون بزرگ ہیں لوگوں نے بتایا کہ یہ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے جانشین حضرت مولانا حامد رضا خاں ہیں۔ یہ سن کر کہنے لگا کہ میں نے مولوی تو بہت دیکھے ہیں مگر ان سے زیادہ حسین کسی مولوی کو نہ پایا۔

آپ نے مسلک اہل سنت وسلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کی بے مثال خدمات انجام دیں اور تمام عمر مسلمانانِ اسلام کی فلاح و بہبود کیلئے کوشاں رہے۔

عادات وخصائل

اسلاف کی سیرت کا مکمل نمونہ تھے۔ اخلاق وعادات کے جامع تھے۔ گفتگو کرتے وقت لہجہ نہایت ہی محبت آمیز ہوتا تھا۔ بزرگوں کا ادب واحترام اور چھوٹوں پر شفقت فرماتے تھے۔ ہمیشہ نظریں نیچی رکھتے تھے۔ غرضیکہ صورت وسیرت، اخلاق و کردار، گفتار و رفتار علم وفضل، تقویٰ وزہد کے مالک تھے۔ متواضع، خلیق، مہربان اور رحیم وکریم تھے۔ اپنے تو اپنے بیگانے بھی ان کے حسن سیرت اور اخلاق کی بلندی کے معترف تھے۔ البتہ آپ دشمنان دین وسنیت اور گستاخانِ خدا اور رسول کیلئے برہنہ شمشیر تھے۔ اور غلامانِ مصطفیٰ کا انتہائی ادب واحترام کرتے تھے۔ حتیٰ کہ "الحب للہ والبغض للہ" کی عملی تفسیر تھے۔

انکساری وتواضع

علوم وفنون کا بحر بیکراں، زہد وتقویٰ میں یگانہ اور خطابت کے شہ سوار ہونے کے باوجود عجز وانکساری کے پیکر تھے۔

شیخ الدلائل مدنی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حجۃ الاسلام نورانی شکل وصورت والے ہیں۔ میری اتنی عزت کرتے کہ جب میں مدینہ طیبہ سے ان کے یہاں گیا، کپڑا لے کر میری جوتیاں تک صاف کرتے اور اپنے ہاتھ سے کھانا کھلاتے ہر طرح خدمت کرتے، کچھ روز کے قیام کے بعد جب میں بریلی شریف سے واپس عازم مدینہ ہونے لگا تو حضرت حجۃ الاسلام نے فرمایا:

مدینہ طیبہ میں سرکار اعظم میں میرا اسلام عرض کرنا۔

شب برأت آتی تو سب سے معافی مانگتے۔ حتیٰ کہ چھوٹے بچوں خادموں اور مریدوں سے بھی فرماتے کہ اگر میری طرف سے کوئی بات ہوگئی ہو تو معاف کردو۔ اگر کسی کا حق رہ گیا ہو تو بتادو۔

آپ اپنے شاگردوں اور مریدوں سے بھی بڑے لطف وکرم اور محبت سے پیش آتے تھے۔ اور ہر مرید اور شاگرد یہی سمجھتا تھا کہ اسی سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔

زہد وتقویٰ

حجۃ الاسلام نہایت ہی متقی اور پرہیز گار تھے۔ علمی اوز تبلیغی کاموں سے فرصت پاتے تو ذکر الٰہی اور درود شریف کے ورد میں مصروف ہوجاتے۔ آپ کے جسم پر ایک پھوڑا ہوگیا تھا جس کا اپریشن کے بغیر کوئی چارہ نہ تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے بیہوشی کا انجکشن لگانا چاہا تو منع فرمادیا اور صاف کہہ دیا کہ میں نشے والا ٹیکہ نہیں لگاؤں گا۔

عالم ہوش میں دو تین گھنٹے اپریشن ہوتا رہا۔ درود شریف کا ورد کرتے رہے اور کسی بھی درد و کرب کا احساس نہ ہونے دیا۔ ڈاکٹر صاحب آپ کی ہمت و استقامت اور تقویٰ و ورع پر حیران رہ گیا۔

علمی و تبلیغی کارنامے

آپ ایک بلند پایہ خطیب مایہ ناز ادیب اور یگانہ روزگار عالم و فاضل تھے۔ دین متین کی خدمت و تبلیغ، ناموسِ رسالت کی حفاظت، قوم کی فلاح و بہبود ان کی زندگی کا اصل مقاصد تھے۔ مسلک اہل سنت و جماعت کی ترویج و اشاعت کی خاطر آپ نے برصغیر کے مختلف شہروں میں دورے فرمائے۔ مخالفین اہل سنت سے مناظرے کئے۔ اور انہیں ہر مقام پر شکست فاش دی۔

فیصلہ کن مناظرہ لاہور

لاہور انجمن حزب الاحناف کے سالانہ جلسہ دستار بندی کے موقع پر دیوبندیوں نے اپنی روش کے مطابق شور و غل مچایا اور انہوں نے پیشہ ور مناظر منظور نعمانی، ابوالوفا شاہجہانپوری اور مولوی احمد علی لاہوری وغیرہ کو بلا کر کہا کہ دیوبندی بریلوی اختلاف کی وسیع خلیج کو ہمیشہ ختم کرنے کیلئے ایک فیصلہ کن مناظرہ کیا جائے۔ علمائے اہل سنت سے مناظرہ کے متعلق گفتگو ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ اس کی صورت یہ ہو کہ مولوی اشرف علی تھانوی جو کہ آپ کے مسلم بزرگ ہیں اور ان کی تصنیف حفظ الایمان کی کفریہ عبارت مابہ النزع ہے۔ وہی اپنی اس عبارت کی پوری وضاحت کر سکتے ہیں، انہیں میدانِ مناظرہ میں لایا جائے۔ اور وہ جس بریلوی عالم کو پسند کریں ہمارا مناظر ہوگا۔ کافی دیر سوچنے اور سرگوشیاں کرنے کے بعد جواب دیا کہ ہم

تارکا پتہ۔ الفقیہ امرتسر

(۴۸۶)

رجسٹرڈ ایل ۱۹

ہندوستان بھر میں اہلسنت والجماعت کا واحد ہفتہ وار آرگن

ہوالکل

یامعین

فما لھؤلاء القوم لا یکادون یفقھون حدیثا

ہر انگریزی ماہ کی ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸ تاریخ کو امرتسر سے شائع ہوتا ہے

ہفتہ وار

اخبار

الفقیہ امرتسر

ایڈیٹر۔ حکیم ابوالریاض معراج الدین احمد

شرح چندہ

سالانہ چندہ چار روپے (للعہ)

ششماہی دو روپے آٹھ آنے (عہ۸)

سالانہ بذریعہ وی۔ پی چار روپے ۵ر (للعہ۵ر)

ششماہی ۔۔ دو روپے ۱۲ر

اغراض و مقاصد

۱۔ اہل اسلام کی عموماً اور احناف کی خصوصاً حمایت کرنا۔

۲۔ فرقہ ہائے ضالہ جدیدہ کے اعتراضات کا دندان شکن جواب دینا۔

۳۔ اسلامی و ملکی خبروں کی اشاعت کرنا۔

۴۔ گورنمنٹ اور رعایا کے باہمی حقوق کی نگہداشت۔

تاریخ اجرائے الفقیہ ۷۔ جولائی ۱۹۱۸ء

جلد ۱۷ | امرتسر ۵/۱۲ شوال المکرم ۱۳۵۲ھ مطابق ۲۱/۲۸ جنوری ۱۹۳۴ء بروز یکشنبہ | نمبر ۳/۴

حجۃ الاسلام حضرت مولانا حامد رضا خاں صاحب بریلوی نے میدان مناظرہ میں تشریف لانیکا اعلان فرما دیا

حضرت ۱۵ شوال کو مناظرہ کیلئے خود لاہور تشریف لائینگے۔ وہابیہ دیوبندیہ مولوی اشرفعلی تھانوی کو کسی طرح میدان مناظرہ میں ضرور لے آویں

تھانوی کے نام حضرت حجۃ الاسلام کا مقدس پیغام!

بخدمت مبین المناقب جناب مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی ھداکم المولی تعالیٰ، السلام علی من اتبع الھدی۔ انجمن حزب الاحناف لاہور کے جلسہ کے موقع پر دیوبندیہ نے مناظرہ کی آمادگی کے اعلان شائع کئے۔ وقت پر مناظرہ ملتوی کرایا۔ اور مولوی ابوالوفا شاہجہانپوری اور مولوی منظور سنبھلی وغیرہ کے اتفاق سے میرا آپ کا مناظرہ طے کیا، اور قرار دیا کہ فریقین میں جو نہ آئے یا اپنا وکیل مجاز نہ بھیجے اسکی جماعت اس سے قطع تعلق کریگی۔ اور اسکو برسر غلطی خطا تسلیم کریگی۔ میں بفضلہ تعالیٰ اس مناظرہ کو قبول کرتا ہوں۔ تاریخ مناظرہ یعنی چہارشنبہ ۱۵ شوال ۱۳۵۲ھ مطابق ۳۱ جنوری ۱۹۳۴ء کو باذنہ تعالیٰ خود لاہور میں موجود ہونگا۔ اور اگر دلیل کو اجازت دینا مناسب خیال کرونگا تو کسی شخص کو مجمع کے روبرو اپنی زبان سے وکیل بنا دونگا اور اپنا مجاز ماذون کر دونگا۔ مجھے توقع ہے کہ آپ ضرور پہنچیں، انشاء المولیٰ تعالیٰ ہندوستان کی خانہ جنگیوں کا خاتمہ ہو جائیگا۔ گفتگو نہایت متانت سے کیجائیگی۔ اگر آپکو خود مناظرہ کرنے میں عذر شرعی ہو اور شرکت اس مناظرہ کفر و اسلام میں توکیل کی وجہ سمجھتے ہوں تب بھی آپ تاریخ مذکور پر تا ضرور پہنچیں اور مجمع کے روبرو اپنی زبان سے کسی معتمد کو وکیل بنا دیں اور اسکو ماذون مجاز اور اپنا قائم مقام تسلیم کریں یا ہم سے پہلے معتمد اشخاص طلب کر کے انکے سامنے وکالت نامہ پر دستخط کریں اور وکیل کو ماذون مطلق بنا دیں ہمارے نزدیک اس کے سوا توکیل کی کوئی اور اطمینان بخش صورت نہیں۔ اگر آپ کے نزدیک مناظرہ کیلئے ثالث کی ضرورت ہو تو جنکو آپ اسکا اہل سمجھیں انکے نام شائع کر دیں اگر ان میں سے کسی پر اعتماد ہو تو ہم بھی اس کے متعلق اپنے رائے دیدونگا امید ہے فریقین کا ایک ہی ثالث ہو جائیگا ورنہ یہ ہی ثالث نامزد کردونگا اس طرح ثالثوں کی ایک جماعت باہم ملکر فیصلہ کریگی۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ فقط ۶ شوال المکرم ۱۳۵۲ھ یوم الاثنین ۲۲ جنوری ۱۹۳۴ء فقیر محمد حامد رضا قادری غفرلہ خادم سجادہ و گدائے آستانہ رضویہ۔ بریلی۔

اطلاع: یہ مضمون بروز دوشنبہ ۶ شوال ۱۳۵۲ھ مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی کو بذریعہ جسٹری بھیجا گیا ہے مسلمانان اہلسنت ۱۵ شوال کو خصوصیت سے یاد رکھیں۔ اور خلوص قلب سے تدل کر دعا کریں کہ مولوی تھانوی صاحب اس مناظرہ میں ضرور آجائیں۔ اگر وہ آگئے تو انشاء المولیٰ تعالیٰ روزانہ کی خانہ جنگیوں کا خاتمہ ہو جائیگا۔ اور اگر انہوں نے خود آکر مناظرہ بھی نہ کیا اور اطمینان بخش طریقہ پر اپنے کسی معتمد کو اپنا وکیل مطلق بھی نہ بنایا تو حسب قرار داد فریقین مولوی تھانوی صاحب تک فرار ہوگا اور ان کا تمام گروہ ان سے قطع تعلق کر کے انکو کیسر چھوڑ دیگا۔ اور ان کو غلطی و گمراہی پر تسلیم کریگا۔ اور پھر وہابی دیوبندی گروہ میں سے آئندہ کسی شخص کو مناظرہ کا نام لینے کا حق نہ ہوگا۔ اے حق کے مالک حق واضح کو واضح تر فرما۔ ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔

(فقیر ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خان قادری رضوی لکھنوی غفرلہ۔ محلہ [illegible] خان، پیلی بھیت [illegible])

تھانوی صاحب کو لائیں گے ، بشرطیکہ تمہارے مناظر مولانا حامد رضا خاں ہوں۔
علمائے اہل سنت نے فوراً اس شرط کو قبول کر کے تحریر لکھنے کو کہا تو راہِ فرار اختیار کرتے
ہوئے مولوی منظور احمد نعمانی نے کہا کہ تھانوی صاحب بیمار ہیں، معالج اتنی دُور آنے
کی اجازت نہ دیں گے۔ حضرت مولانا حشمت علی خاں نے فرمایا کہ ہم حجۃ الاسلام کو
لائیں گے اور تمہاری طرف سے تھانوی صاحب آئیں یا وہ کوئی اپنا وکیل بھیجیں جسے
اپنی مہر اور دستخط کر کے تحریر لکھ دیں کہ اس کی ہار جیت میری ہار جیت ہوگی اس کے عاجز
ہونے پر میں اپنے کفر سے تائب ہو جاؤں گا۔

مکتوب حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں قادری بریلوی
بنام مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی

محررہ ۶ رشوال المکرم ۱۳۵۲ھ/۲۲ رجنوری ۱۹۳۴ء

بخدمت وسیع المناقب جناب مولوی اشرف علی تھانوی ہداکم المولی تعالیٰ

السلام علی من اتبع الہدی

انجمن حزب الاحناف لاہور کے جلسہ کے موقع پر وہابیہ نے مناظرہ کی
آمادگی کے اعلان شائع کئے اور وقت پر مناظرہ ملتوی کردیا اور مولوی ابوالوفا
شاہجہانپوری مولوی منظور سنبھلی وغیرہ کے اتفاق سے میرا آپ کا مناظرہ طے اور قرار
دیا کہ فریقین میں سے جو نہ آئے یا اپنا وکیل مجاز نہ بھیجے اُوس کی جماعت اُوس سے قطع
تعلق کرے گی ، اور اس کو برسر غلطی و خطا تسلیم کرے گی ، میں بفضل اللہ تعالیٰ اس
مناظرہ کو قبول کرتا ہوں ، تاریخ مناظرہ یعنی چہار شنبہ ۱۵ رشوال ۱۳۵۲ھ مطابق
۳۱ رجنوری ۱۹۳۴ء کو باذنہ تعالیٰ خود لاہور میں موجود ہوں گا ، اور اگر وکیل کو اجازت
دینا مناسب خیال کروں گا تو کسی شخص کو مجمع کے روبرو اپنی زبان سے وکیل بنادوں ا،

اور اپنا مجاز و ماذون کردوں گا ، اس موقع پر آپ ضرور پہنچیں ، ان شاء المولیٰ تعالیٰ ہندوستان کی خانہ جنگیوں کا خاتمہ ہوجائے گا۔ گفتگو نہایت متانت سے کی جائے ، اگر آپ کو مناظرہ کرنے میں کوئی عذر صحیح ہو اور شرعاً اس مناظرہ کو کفر و اسلام میں توکیل کی وجہ صحت رکھتے ہوں تب بھی آپ تاریخ مذکورہ پر لاہور ضرور پہنچیں اور مجمع کے روبرو اپنی زبان سے کسی معتمد کو وکیل بنا دیں اور اُوس کو ماذون و مجاز اور اپنا قائم مقام تسلیم کرلیں یا ہم سے ہمارے معتمد اشخاص طلب کر کے اون کے سامنے وکالت نامہ پر دستخط کریں اور وکیل کو ماذون مطلق بنا دیں ، ہمارے نزدیک اس کے سوا توکیل کی کوئی اور اطمینان بخش صورت نہیں ، اگر آپ کے نزدیک مناظرہ کیلئے ثالث کی ضرورت ہو تو جن کو آپ اس کا اہل سمجھیں اُون کے نام شائع کردیں اگر مجھے اُون میں سے کسی پر اعتماد ہوا تو میں بھی اس کے متعلق رائے دے دوں گا اور فریقین کا ایک ہی ثالث ہو جائے گا ، ورنہ اپنی طرف سے ثالث نامزد کردوں گا ، اس طرح ثالثوں کی ایک جماعت باہم مل کر فیصلہ کرے گی۔

والسلام علی من اتبع الہدی

فقط   فقیر محمد حامد رضا غفرلہ

خادم سجادہ و گدائے آستانہ رضویہ بریلی

۶ / شوال المکرم ۱۳۵۲ھ / ۲۲ / جنوری ۱۹۳۴ء

بصیغہ رجسٹری

چنانچہ وقت مقررہ پر مقتدر علمائے اہل سنت حضرت شاہ علی حسین کچھوچھوی ، صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی ، پیر سید صدر الدین سجادہ نشین حضرت موسیٰ پاک شہید ملتان۔ حضرت فقیہ اعظم مولانا محمد شریف کوٹلوی وغیرہ کی معیت میں شہزادہ

عکس

مکتوب مولانا حامد رضا خاں بریلوی

بنام

مولوی اشرف علی تھانوی

★★★★★

اعلیٰ حضرت حجۃ الاسلام پوری شان وشوکت کے ساتھ لاہور تشریف لائے۔ آسمانِ رضویت کا یہ نیر تاباں پوری سج دھج کے ساتھ میدان مناظرہ میں ضیا پاش ہوا۔ مگر دیوبندیوں کی طرف سے نہ تھانوی صاحب آئے نہ انکا کوئی وکیل آیا، کاش کہ وہ آجاتے تو اختلاف ختم ہوجاتا۔ جاء الحق و ذهق الباطل ان الباطل كان ذهو كا۔

ہندوستان میں دھوم ہے کس بات کی معلوم ہے
لاہور میں دولہا بنا حامد رضا حامد رضا

سمجھتے تھے کیا اور کیا ہوا ارمان دل میں رہ گیا
تیرے ہی سر سہرا رہا حامد رضا حامد رضا

ایوب قصہ مختصر آیا نہ کوئی وقت پر
تیرے مقابل منچلا حامد رضا حامد رضا

نتیجہ فکر: مولانا سید ایوب علی رضوی علیہ الرحمۃ

ملی خدمات

آپ نے برصغیر کے مسلمانوں کی معاشرتی ناگفتہ حالت کو بہتر بنانے کیلئے آل انڈیا سنی کانفرنس منعقدہ مراد آباد میں چند تجاویز کا ذکر اپنے خطبہ صدارت میں کیا ہے۔ مگر غور سے دیکھا جائے تو یہ ایک ایسا دستور العمل ہے کہ اگر اس کے مطابق کام ہوا ہوتا تو آج مسلمانوں کی حالت کچھ اور ہی ہوتی اور جماعتی، تعلیمی، تجارتی ہر دینی اور دنیوی امور میں مسلمان کبھی کسی قوم سے پیچھے نہ ہوتا۔ اسی خطبہ صدارت میں ملازمت کی حوصلہ شکنی کر کے صنعت اور تعلیم وتجارت پر زور دیا۔ ملازمت کا حال یوں بیان فرماتے ہیں:۔

ہمارا ذریعہ معاش صرف نوکری اور غلامی ہے اور اس کی بھی یہ حالت ہے، ہندو نواب، مسلمان کو ملازم رکھنے سے پرہیز کرتے ہیں، رہے گورنمنٹی ملازمین ان کا حصول طول امل ہے اگر رات دن کی تگ و دو اور انتھک کوششوں سے کوئی معقول سفارش پہنچی، تو کہیں امیدواروں میں نام درج ہونے کی نوبت آئی۔ برسوں بعد جگہ ملنے کی امید پر روزانہ خدمت مفت انجام دیا کرو۔ اگر بہت بلند ہوئے اور قرض پر بسر اوقات کر کے برسوں کے بعد کوئی ملازمت حاصل بھی کی تو اس وقت تک قرض کا اتنا انبار ہوجاتا ہے جس کو ملازمت کی آمدنی سے ادا نہیں کرسکتے۔ پھر ہندوؤں کی اکثریت کے باعث آنکھوں میں کھٹکتے رہتے ہیں .... ہمیں یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ ہماری روزی نوکری میں منحصر ہے، ہمیں حرفے اور پیشے سیکھنا چاہئیں .... اب اس کی تمام قابلیتیں ہیچ ہیں، سندیں بیکار ہیں، زندگی وبال ہے اولاد کی تربیت ناداری میں کیونکر ہوسکے۔ خودذ تباہ، نسل برباد، لیکن پیشہ ور ہوتا، ہاتھ میں کوئی ہنر رکھتا، تو اس طرح محتاج نہ ہوجاتا، نوکری گئی بلا سے اس کا ذریعہ معاش اس کے ساتھ ہوتا۔ ہمیں نوکری کا خیال ہی چھوڑ دینا چاہیئے۔ نوکری کسی قوم کو معراج ترقی تک نہیں پہنچا سکتی .... دستکاری، پیشے اور ہنر سے تعلق پیدا کرنا چاہیئے۔

سیاسی بصیرت اور حمایت حق

حجۃ الاسلام سیاستدانوں کی چالوں کو خوب سمجھتے تھے۔ اور اپنے زمانے کے حال سے پوری طرح باخبر ہو کر مسلمانوں کو سیاست وریاست کے چنگل سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کرتے رہے بعض دانشوروں سے افہام وتفہیم ہوئی تو انہوں نے حق کو قبول کرلیا۔

جب نجدیوں نے حجاز مقدس میں قبہ جات گرائے۔ اور بے حرمتی کی تو مولانا عبدالباری فرنگی محلی نے لکھنؤ میں ایک کانفرنس بلائی۔ حجۃ الاسلام جماعت رضائے مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف سے چند مشہور علماء کے ساتھ لکھنؤ تشریف لے گئے۔ وہاں مولانا عبدالباری اور اُن کے متوسلین نے شاندار استقبال کیا، جب انہوں نے آپ سے مصافحہ کرنا چاہا تو فوراً ہاتھ کھینچ لیا۔ اور فرمایا بعض سیاسی غلطیوں کی بنا پر میرے والد گرامی نے جو آپ پر اسلامی حکم لگایا ہے جب تک اس سے توبہ نہیں کریں گے۔ آپ سے ہاتھ نہیں ملاؤں گا۔

مولانا عبدالباری علیہ الرحمۃ نے حق کو حق سمجھ کر کھلے دل سے توبہ کرلی اور فرمایا:۔

''لاج رہے یا نہ رہے، میں اللہ تعالیٰ کے خوف سے توبہ کررہا ہوں، مجھ کو اسی کے دربار میں جانا ہے''۔

اسلامی قانون کی حمایت میں جرح اور بے باکی

لکھنؤ ہی میں مسلمانوں کے نکاح وطلاق کے معاملے میں قانون بنائے جانے پر ایک کانفرنس کے موقع پر حضرت حجۃ الاسلام علیہ الرحمۃ اور صدرالافاضل علیہ الرحمۃ اور مولانا نقدس علی خاں علیہ الرحمۃ بریلی شریف سے شرکت کیلئے گئے تھے۔ اس کانفرنس میں شیعہ اور ندوی مولویوں کے علاوہ شاہ سلیمان چیف جسٹس ہائیکورٹ اور حضرت مولانا عبدالباری فرنگی محلی علیہ الرحمۃ کے داماد و بھتیجے عبدالوالی بھی تھے حجۃ الاسلام صاحب نے جرح میں سب کو اکھاڑ دیا۔ اور فیصلہ انہی کے حق میں ہوا۔ حمایت اسلام اور شریعت مصطفےٰ وناموس رسالت کے معاملے میں حجۃ الاسلام نے

ہمیشہ حق گوئی سے کام لیا اور کسی بھی مصلحت کو بھٹکنے نہ دیا۔

مصلحانہ شان

۱۹۳۵ء میں مسلمانوں کے مذہبی، قومی، سیاسی، سماجی اور معاشی استحکام کے سلسلہ میں ایک لائحہ عمل تیار کرنے کی غرض سے مرادآباد میں چار روزہ کانفرنس منعقد کی گئی تھی جس کے اجلاس کی صدارت حجۃ الاسلام علیہ الرحمۃ نے فرمائی تھی۔ اور اس موقع پر جو فصیح و بلیغ پُر مغز و پُر تدبیر خطبہ دیا تھا وہ ان کی سیاسی بصیرت، علمی وجاہت قیادت وسیادت اور ملی وقومی ہمدردی اور دینی حمایت کی ایک شاندار مثال ہے۔ اور جس سے ان کے عالمانہ، مصلحانہ ومفکرانہ شان وعظمت کا بھرپور اظہار ہوتا ہے، یہ خطبہ عوام وخواص، علماء وطلباء ہر ایک کیلئے لائق مطالعہ ہے۔ اس خطبہ سے حجۃ الاسلام کی ادبی شان بھی جھلکتی ہے۔

شدھی تحریک

آپ نے مسلمانوں کی حفاظت وتبلیغ میں وہ خدمات انجام دیں ہیں۔ جسے کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ ہندوستان میں شدھی تحریک نے بڑا فتنہ برپا کیا تھا اور مسلمانوں کو اس کے مذہب سے پھیرنے کی بڑی بڑی سکیمیں بنائی تھیں۔ جس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ ارشاد فرماتے ہیں:

''اب تک تو شدھی کی کوششیں راجپوتانہ یہ میں تھیں لیکن اب انہوں نے اپنا میدانِ عمل وسیع کردیا ہے اور تمام ہندوستان میں جہاں موقع ملتا ہے ہاتھ مارتے ہیں۔ قومیں کی قومیں ان کی دستبرد سے تباہ ہورہی ہیں۔ مسلمانوں کی مذہبی انجمنیں ہر جگہ نہیں ہیں جو ہیں ان میں رابطہ نہیں۔ جس سرزمین کو خالی دیکھا۔ وہاں آریہ دوڑ

پڑے۔ جب تک علمائے اسلام کو کسی حصہ ملک سے بلائے تب تک کتنے غریب شکار ہو چکتے ہیں۔ راجپوتانہ میں ہمیں تجربہ ہو چکا ہے کہ آریوں کے زر، زور، طمع اور دباؤ وغیرہ کی تمام قوتیں اسلامی فضلاء کی دعوت حق کے مقابل بیکار ہو جاتی ہیں ....
جاہل ناداروں کے سامنے ہزار ہا روپیہ پیش کیا جاتا تھا۔ اور انہیں مرتد ہو جانے پر بہت ولولہ انگیز مژدے سنائے جاتے تھے .... وہاں ہمارے پاس اسلامی زہد اور بزرگوں کے ذکر کے سوا کوئی نسخہ نہ تھا جو ایسے مریض پر کارگر ہوتا ہے مگر یہ نسخہ ایسا بے خطا اثر کرتا تھا کہ دیہاتی نوجوان اپنی سرمستی سے ہوش میں آ کر دل لبھانے والی صورت اور مال و منال کے لالچ دونوں کو نفرت کے ساتھ ٹھوکر مار کر اطاعت الٰہی کیلئے کمربستہ ہو جاتا تھا"۔

دوسرے فریقوں کے ساتھ اتحاد کی مضرت اور اس کے نتائج پر تبصرہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

"ہمارے سنی حضرات کے دل میں جب کبھی اتفاق کی امنگیں پیدا ہوئیں تو انہیں اپنوں سے پہلے مخالف یاد آئے جو رات دن اسلام کی بیخ کنی کیلئے بے چین ہیں اور سنیوں کی جماعت پر طرح طرح کے حملے کر کے اپنی تعداد بڑھانے کیلئے مضطر اور مجبور ہیں۔ ہمارے برادران کی اس روش نے اتحاد و اتفاق کی تحریک کو بھی کامیاب نہ ہونے دیا۔ کیونکہ اگر وہ فرقے اپنے دلوں میں اتنی گنجائش رکھتے کہ سنیوں سے مل سکیں تو علیحدہ ڈیڑھ اینٹ کی تعمیر کر کے نیا فرقہ ہی کیوں بناتے اور مسلمانوں کے مخالف ایک جماعت کیوں بناتے وہ تو حقیقتاً مل ہی نہیں سکتے اور صورۃً مل بھی جائیں تو ملنا کسی مطلب سے ہوتا ہے۔ جس کے حصول کیلئے ہر دم تیشہ زنی بھاری رہتی ہے اور اس

کا انجام جدال و فساد ہی نکلتا ہے یہ تو تازہ تجربہ ہے کہ خلافت کمیٹی کے ساتھ ایک جماعت جمعیۃ العلماء کے نام سے شامل ہوئی جس میں تقریباً سب کے سب یا ...... زیادہ وہابی اور غیر مقلد ہیں۔ نادر ہی کوئی دوسرا شخص ہو تو ہو۔ اس جماعت نے خلافت کی تائید کو تو عنوان بنایا۔ عوام کے سامنے نمائش کیلئے تو یہ مقصد پیش کیا مگر کام اہل سنت کے رد، اور ان کی بیخ کنی کا انجام دیا۔ اپنے مذہب کی ترویج اسی پردہ میں خوب کی میرے پاس جناب مولوی احمد مختار صاحب صدر جمعیۃ العلماء صوبہ بمبئی کا ایک خط آیا ہے جو انہوں نے مدراس کا دورہ کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے اس میں لکھتے ہیں کہ وہابی اس صوبہ میں اس قومی روپیہ سے جو ترکوں کے دردناک حالات بیان کر کے وصول کیا گیا تھا۔ اب تک دو لاکھ تقویۃ الایمان چھپا کر مفت تقسیم کر چکے ہیں۔ اب بتائیے کہ ان جماعتوں کا ملانا "زر دادن درد سر خریدن" ہوا یا نہیں۔ اپنے ہی مذہب کا نقصان ہوا۔

تعلیم نسواں

تعلیم نسواں پر آپ نے اپنے خطبہ صدارت میں کافی زور دیا ہے بلکہ لڑکیوں کی تعلیم اور اس کی فلاح و ترقی کیلئے بھی آپ بے حد کوشاں رہے۔ اور صنف نازک کی بقا و استحکام نیز اس کے تعلیم کے فوائد پر آپ بڑی گہری نظر رکھتے تھے۔ چنانچہ آپ کے کتنے ملک گیر دورے اسی مقصد کے تحت ہوئے آپ کے ٹھوس تاثرات و تجاویزات جو کانفرنسوں میں پاس ہوتے جن کو پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ قدرت نے آپ کے دل میں قوم مسلم کی بقا و ترقی کا کتنا درد ودیعت فرمایا تھا۔ ذیل میں کانفرنس مراد آباد کی تجاویز اس کی روشن دلیل ہے۔ فرماتے ہیں:

"لڑکیوں کی تعلیم کا انتظام بھی نہایت ضروری ہے اور اس میں دینیات کے علاوہ سوزن کاری اور معمولی خانہ داری کی تعلیم تابحدامکان لازمی ہے۔ پردے کا خاص اہتمام کرنا چاہئیے"۔

المختصر یہ کہ خطبہ صدارت مراد آباد آپ کی ذہانت اور قائدانہ صلاحیت کی بھرپور وروشن دلیل ہے۔ جس کا مطالعہ ہر ذی علم اور قومی وعلمی کام کرنے والوں کیلئے ازحد ضروری ہے۔ جس میں سمندر کو کوزے میں بھر دیا ہے۔

ذوق شاعری

آپ عربی، فارسی، اردو اور نظم ونثر میں منفرد واسلوب بیانی رکھتے تھے۔ چند کلام پیش کئے جاتے ہیں جس سے آپ کا ادبی ذوق وقابلیت اور عشق رسول کا بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے۔

چٹکیاں دل میں لیتی رہیں آرزو ...... آنکھیں پھر پھر کے کرتی رہیں جستجو
عرش تا فرش ڈھونڈ آیا میں تجھ کو تو ...... نکلا اقرب زحبلی ورید گلو
اللہ ، اللہ ، اللہ ...... اللہ ، اللہ ، اللہ ، اللہ
رہ کے پردوں میں تو جلوہ آرا ہوا ...... بس کے آنکھوں میں آنکھوں سے پردہ کیا
آنکھ کا پردہ، پردہ ہوا آنکھ کا ...... بند آنکھیں ہوئی تو ، نظر آیا تو
اللہ ، اللہ ، اللہ ...... اللہ ، اللہ ، اللہ ، اللہ
کعبہ ،کعبہ ہے کعبہ دل میرا ...... کعبہ پتھر کا دل جلوہ گاہ خدا
ایک دل پر ہزاروں ہی کعبہ خدا ...... کعبہ جان و دل کعبہ کی آبرو

اللہ ، اللہ ، اللہ ...... اللہ ، اللہ ، اللہ ، اللہ
طور سینا پہ تو جلوہ آرا ہوا ...... صاف موسیٰ سے فرمادیا لن ترا
اور انی ان اللہ شجر بول اٹھا ...... تیرے جلوؤں کی نیرنگیاں سوبسو
اللہ ، اللہ ، اللہ ...... اللہ ، اللہ ، اللہ ، اللہ
کون تھا جس نے سبحانی فرمادیا ...... اور ما اعظم شانی کس نے کہا
بایزید اور بسطام میں کون تھا ...... کب انا الحق تھی منصور کی گفتگو
اللہ ، اللہ ، اللہ ...... اللہ ، اللہ ، اللہ ، اللہ
یاالٰہی دکھا ہم کو وہ دن بھی تو ...... آبِ زمزم سے کرکے حرم میں وضو
با ادب شوق سے بیٹھ کر قبلہ رو ...... مل کے ہم سب کہیں یک زبان ہوبہو
اللہ ، اللہ ، اللہ ...... اللہ ، اللہ ، اللہ ، اللہ
میں نے مانا کہ حامد گنہگار ہے ...... معصیت کیش ہے اور خطاکار ہے
میرے مولیٰ مگر تو ، تو غفار ہے ...... کہتی رحمت ہے مجرم ہے لاتقنطوا
اللہ ، اللہ ، اللہ ...... اللہ ، اللہ ، اللہ ، اللہ

گنہگاروں کا روز محشر شفیع خیر الانام ہوگا
دلہن شفاعت بنے گی ، دولہا نبی علیہ السلام ہوگا
کبھی تو چمکے گا نجم قسم ، ہلال ماہ تمام ہوگا
کبھی تو ذرے پہ مہر ہوگی ، کبھی وہ مہر ادھر خوشخرام ہوگا
پڑا ہوں میں انکی رہ گزر میں پڑے ہی رہنے سے کام ہوگا
دل وجگر فرش رہ بنیں گے یہ دیدۂ عشق خرام ہوگا

وہی ہے شافع وہی ہے مشفع ، اسی شفاعت سے کام ہوگا
ہماری بگڑی بنے گی اس دن ، وہی مدار الہام ہوگا

انہیں کا منہ سب تکیں گے اس دن جو وہ کریں گے وہ کام
دہائی سب انکی دیتے ہوں گے انہیں کا ہر لب پہ نام ہوگا

انا لہا کے عاصیوں کو وہ لیں گے آغوش رحمت میں
عزیز اکلوتا جیسے ماں کو انہیں ہر ایک یوں غلام ہوگا

ادھر وہ گرتوں کو تھام لیں گے ادھر پیاسوں کو جام دینگے
صراط و میزان وحوض وکوثر یہیں وہ عالی مقام ہوگا

کہیں وہ جلتے بجھاتے ہونگے کہیں وہ روتے ہنساتے ہونگے
وہ پائے نازک پہ دوڑنا اور بعید ہر ایک مقام ہوگا

ہوئی جو مجرم کو بازیابی تو خوف وعصیاں سے دھج یہ ہوگی
خمیدہ سرآب دیدہ آنکھیں لرزتا ہندی غلام ہوگا

حضور مرشد کھڑا رہوں گا کھڑے ہی رہنے سے کام ہوگا
نگاہ لطف وکرم اٹھے گی تو جھک کے میرا سلام ہوگا

خدا کی مرضی ہے انکی مرضی ، ہے انکی مرضی خدا کی مرضی
انہیں کی مرضی یہ ہورہا ہے انہیں کی مرضی یہ کام ہوگا

جدھر خدا ہے ادھر نبی ہے ، جدھر نبی ہے ادھر خدا ہے
خدائی بھر سب ادھر پھرے گی جدھر وہ عالی مقام ہوگا

اسی تمنا میں دم پڑا ہے یہی سہارا ہے زندگی کا
بلالو مجھ کو مدینہ سرور نہیں تو جینا حرام ہوگا

حضور روضہ ہوا جو حاضر تو اپنی سج دھج یہ ہوگی حامد
خمیدہ سر آنکھ بند لب پر میرے درود و سلام ہوگا

محمد مصطفٰے نور خدا نام خدا تم ہو
شہ خیرالوریٰ شان خدا صل علی تم ہو

شکیب دل قرار جاں محمد مصطفٰے تم ہو
طبیب درد دل تم ہو میرے دل کی دوا تم ہو

غریبوں دردمندوں کی دوا تم ہو دعا تم ہو
فقیروں بے نواؤں کی صدا تم ہو ندا تم ہو

حبیب کبریا تم ہو امام الانبیاء تم ہو
محمد مصطفٰے تم ہو محمد مجتبٰے تم ہو

نہ کوئی ماہ فرش تم سا نہ کوئی مہ جبیں تم سا
حسینوں میں ہو تم ایسے کہ محبوب خدا تم ہو

میں صدقے انبیاء کے یوں تو سب محبوب ہیں لیکن
جو سب پیاروں سے پیارا ہے وہ محبوب خدا تم ہو

تمہارے حسن رنگیں کی جھلک ہے سب حسینوں میں
بہاروں کی بہاروں میں بہار جانفزا تم ہو

زمیں میں ہو چمک کس کی فلک پر ہو جھلک کس کی
مہ و خورشید سیاروں ستاروں کی ضیاء تم ہو

وہ لاثانی ہو تم آقا نہیں ثانی کوئی جس کا

اگر ہے دوسرا کوئی تو اپنا دوسرا تم ہو

ھوالاوّل ھوالآخر ھوالظاہر الباطن

بکل شئی علیم لوح محفوظ خدا تم ہو

نہ ہوسکتے ہیں دو اوّل نہ ہوسکتے ہیں دو آخر

تم اوّل اور آخر ابتداء تم انتہا تم ہو

خدا کہتے نہیں بنتی جدا کہتے نہیں بنتی

خدا پر اس کو چھوڑا ہے وہی جانے کہ کیا تم ہو

انا من حامد وحامد رضا منی کے جلوں سے

بحمداللہ رضا حامد ہیں اور حامد رضا تم ہو

فن تاریخ گوئی میں کمال

والد ماجد اعلیٰ حضرت کی طرح حجۃ الاسلام علیہ الرحمۃ کو بھی تاریخ گوئی کے فن میں کمال حاصل تھا۔ حضرت مولانا عبدالکریم درس رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر (متوفی ۱۳۴۴ھ) حجۃ الاسلام نے طویل تاریخیں لکھی ہیں۔ یونہی بنیاد مسجد پر بھی آپ نے بہترین تاریخیں لکھی ہیں جو اس طرح ہیں۔

من بناہ بنی لہ اللہ ...... بلیت در بجنۃ الماویٰ

قلت سبحن ربی الاعلیٰ ...... سجدہ اسد علی تقویٰ

۴۷۴ ۸۵۴

تصانیف وتالیفات

۱۔ الصارم الربانی علی اسواف القادیانی (مطبوعہ)۔

سب سے پہلے ۱۸۹۷ء میں آپ نے قادیانیوں کا رد لکھا۔

۲۔ ترجمہ الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ (مطبوعہ)۔

۳۔ ترجمہ حسام الحرمین (مطبوعہ)۔

۴۔ حاشیہ ملا جلال (غیر مطبوعہ)۔

۵۔ نعتیہ دیوان۔

۶۔ مجموعہ فتاویٰ۔

۷۔ مقدمہ الاجازات المتینہ۔

اولادِ امجاد

آپکے دو صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں تھیں، صاحبزاگان کے نام یہ ہیں۔

۱۔ مفسر اعظم ہند حضرت مولانا ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں۔

۲۔ حضرت مولانا حماد رضا خاں نعمانی میاں۔

حج وزیارت

۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء میں والد گرامی مولانا احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ کی معیت میں حج کو تشریف لے گئے اور جو عظیم کارنامہ آپ نے اس حج میں ادا فرمایا وہ ''الدولۃ المکیہ'' کی ترتیب ہے جسے فاضل بریلوی نے صرف آٹھ گھنٹے کی قلیل مدت میں قلم برداشتہ لکھا۔ مذکورہ کتاب کے اجزاء حضور حجۃ الاسلام کو دیئے جاتے تھے اور آپ ان کو صاف کرتے جاتے۔ پھر اس کا اردو ترجمہ بھی آپ ہی نے کیا۔ زیارت سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اشتیاق کس درجہ آپ کو تھا اس کا صحیح اندازہ آپ کے درج ذیل شعر سے ہوتا ہے۔

ے اسی تمنا میں دم پڑا ہے یہی سہارا ہے زند گی کا
بلا لو مجھ کو مدینے سرور ، نہیں تو جینا حرام ہوگا

اور دوسرا حج آپ نے ۱۳۳۴ھ میں ادا فرمایا۔

وصال ونماز جنازہ

۱۷ر جمادی الاوّل ۶۲ ۱۳ھ/۲۳ر مئی ۱۹۴۳ء بعمر ۷۰ر سال عین حالت نماز میں دوران تشہد اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نماز جنازہ آپ کے خلیفہ خاص محدث اعظم پاکستان مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد قدس سرہٗ نے پڑھائی۔ ایک کثیر تعداد میں علماء ومشائخ اور عوام الناس نے شرکت کی اور خانقاہ رضویہ بریلی شریف میں والد ماجد کے پہلو میں دفن ہوئے۔

مادہ تاریخ:

ے کلک فریدی نوشت از پے سال وصال
ہیں جناں میں آمدہ مولوی حامد رضا

۱۳ ھ ۶۲

خلفاء وتلامذہ

۱۔ حضرت مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد نور اللہ مرقدہٗ (فیصل آباد)

۲۔ مجاہد ملت مولانا شاہ حبیب الرحمٰن علیہ الرحمۃ (انڈیا)

۳۔ حضرت مولانا شاہ رفاقت حسین علیہ الرحمۃ (انڈیا)

۴۔ حضرت مولانا حشمت علی خاں علیہ الرحمۃ (انڈیا)

۵۔ حضرت مولانا شاہ ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں علیہ الرحمۃ (بریلی شریف)

۶۔ حضرت مولانا حماد رضا خاں نعمانی میاں علیہ الرحمۃ (بریلی شریف)

۷۔ حضرت مولانا احسان علی فیض پوری علیہ الرحمۃ (سابق شیخ الحدیث منظر اسلام بریلی)

۸۔ حضرت مولانا عبد المصطفٰے ازہری علیہ الرحمۃ (کراچی)

۹۔ حضرت مولانا تقدس علی خاں علیہ الرحمۃ (سندھ)

۱۰۔ حضرت مولانا عنایت محمد خاں غوری علیہ الرحمۃ

۱۱۔ حضرت مولانا عبد الغفور ہزاروی علیہ الرحمۃ (وزیر آباد)

۱۲۔ حضرت مولانا محمد سعید شبلی علیہ الرحمۃ (فرید کوٹی)

۱۳۔ حضرت مولانا ولی الرحمٰن علیہ الرحمۃ (پوکھریولی)

۱۴۔ حضرت مولانا حافظ محمد میاں اشرفی رضوی (انڈیا)

۱۵۔ حضرت مولانا ابوالخلیق انیس عالم علیہ الرحمۃ سیوانی

۱۶۔ حضرت مولانا قاضی فضل کریم علیہ الرحمۃ بہاری

۱۷۔ حضرت مولانا رضی احمد علیہ الرحمۃ (انڈیا)

تاثرات

- مولانا عبد المجتبیٰ رضوی (مؤلف تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ)

رئیس العلماء، تاج الاتقیاء، آفتاب شریعت وطریقت، شیخ المحدثین، رئیس المفسرین، مفکر اسلام، عالم علوم اسلام حضرت علامہ الشاہ حجۃ الاسلام مولانا الحاج قاری محمد حامد رضا خاں قدس سرہٗ آپ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے چالیسویں امام وشیخ طریقت ہیں۔

- مولانا محمود احمد کانپوری (مؤلف تذکرہ علماء اہل سنت)

آپ ان تمام خوبیوں کے جامع تھے جو ایک مجدد کے جانشین میں ہونی

چاہیئے تھیں۔

- **مولانا بدرالدین احمد قادری رضوی (مؤلف سوانح اعلیٰ حضرت)**

شہزادہ اعلیٰ حضرت، حجۃ الاسلام مولانا حامد راض خاں۔

- **شیخ سید دمباغ، سید مالکی ترکی رحمۃ اللہ علیہما**

ہم نے ہندوستان کے اکناف و اطراف میں حجۃ الاسلام جیسا فصیح و بلیغ دوسرا نہیں دیکھا جسے عربی زبان میں اتنا عبور حاصل ہو۔

- **شیخ الدلائل مدنی علیہ الرحمۃ**

حجۃ الاسلام نورانی شکل وصورت والے تھے۔ میری اتنی عزت کرتے کہ جب میں مدینہ طیبہ سے ان کے یہاں گیا کپڑا لے کر میری جوتیاں تک صاف کرتے ،اپنے ہاتھ سے کھانا کھلاتے، ہرطرح خدمت کرتے۔

حجۃ الاسلام مولانا محمد حامد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ
اور
ڈاکٹر علامہ محمد اقبال علیہ الرحمۃ

۱۹۳۴ء میں حجۃ الاسلام مولانا محمد حامد رضا خاں آخری فیصلہ کن مناظرہ کیلئے لاہور تشریف لائے۔ اسی موقعہ پر کسی مقام پر آپ کی ڈاکٹر علامہ محمد اقبال علیہ الرحمۃ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے علمائے دیوبند کی گستاخانہ عبارات اُن کی کتب سے دکھائیں، ڈاکٹر صاحب نے بے ساختہ کہا:

مولانا! یہ ایسی عبارات، گستاخانہ ہیں، ان لوگوں پر آسمان کیوں نہیں ٹوٹ پڑتا۔ان پر تو آسمان ٹوٹ پڑ جانا چاہیئے۔

مکتوبات

مکتوب حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں قادری بریلوی

بنام

مولانا محمد معین الدین اجمیری

جناب مولانا صاحب وسع اللہ مناقبہ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ برکاتہٗ

میں انشاء اللہ کل بعد نماز جمعہ آسکوں گا، مزید علم کیلئے بعض کتب مثلاً حسام الحرمین وغیرہ صبح کسی کے ہاتھ بھیج دی جائیں گی تاکہ آپ اطمینان حاصل کرلیں۔ آپ کے علم میں شاید یہ بات نہیں کہ حضرت مولانا فضل حق صاحب خیرآبادی مرحوم و مغفور نے تو اپنے رسالہ تحقیق الفتوی لرد التفوز میں اس گروہ ناحق ...... کی تکفیر فرمائی ہے، نہ فقط تضلیل و تفسیق اور قصیدہ مطبوعہ میں یہی عبارۃ تکفیر ہے، بہرحال میں چاہتا ہوں کہ آپ اطمینان فرما کر ان کے اقوال کے متعلق رائے ظاہر فرمائیں تاکہ کسی قسم کا شک وشبہ باقی نہ رہے۔

فقط

حامد رضا خاں غفرلہ

۱۳ر ربیع الآخر ۱۳۳۷ھ

حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا قادری

بنام

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز

محررہ، ۲۷؍محرم الحرام ۱۳۵۴ھ

از جاگیر کرتولی موقوفہ اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہٗ

مولانا المکرم عزیز محترم مولوی سردار احمد صاحب سلمہٗ صدر جمعیت خدام الرضا

بعد سلام مسنون وادعیہ خلوص مشمون، فقیر اس فتح نمایاں کی مبارک باد دیتا ہے، مولیٰ تعالیٰ ہمیشہ اعدائے دین پر آپ کو مظفر ومنصور رکھے اور آپ کا بول بالا، اہل باطل کا منہ کالا کرے، بریلی میں اس فتح مبین کا سہرا آپ کے سر رہا، آپ کی جماعت قائم کردہ بحمدہٖ تعالیٰ بہت مفید کارآمد ثابت ہوئی اور خدا اسے ترقی عطا فرمائے تو اہل سنت کیلئے اس کا وجود مورث برکات وحسنات وقوت اہل سنت ونقایت بدعت کا باعث ہوگا، باذنہٖ تعالیٰ مولوی حافظ حاجی عبدالکریم صاحب داخل سلسلہ عالیہ رضویہ ہوگئے، انہیں شجرہ شریف اندر سے منگا کر میرے دستخط کر کے دے دیجئے، مریدین کا مردانہ رجسٹر منگا کر اس میں اندراج بھی فرما دیجئے، والسلام

مولوی حامد فقیہ صاحب سلمہٗ کو بھی مبارک باد اور دعائے ترقی علم وعمل فقیر حاضر آستانہ ہونے پر خدا نے (چاہا) تو جمعیت کے متعلق خاص توجہ کردے گا، والسلام

فقیر محمد حامد رضا غفرلہ

۲۷؍محرم الحرام ۱۳۵۴ھ

مولانا معین الدین اجمیری

بنام

حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں بریلوی

محررہ ۱۴؍ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ/ ۱۷؍جنوری ۱۹۱۹ء

۸۶ھ

جناب محترم مولانا زاد مجدہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

براہین قاطعہ کے قولِ شیطانی کو (جس میں معاذ اللہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم اکمل کے مقابلے میں اپنے شیخ شیخ نجد (یعنی شیطان کے علم کو وسیع کہا ہے) دیکھ کر فقیر کا یہی فیصلہ ہے کہ یہ کلمات قطعاً کلماتِ کفر ہیں اور ان کا قائل کافر۔ باقی ہنوات اہل دیوبند کو بعد صحت کے انشاء اللہ تعالیٰ دیکھ کر کروں گا۔ آپ اگر بعد جمعہ حسب وعدہ تشریف لے آئو تو اس وقت اس کے متعلق بسط سے گفتگو ہوسکتی ہے۔

والسلام

فقیر معین الدین غفرلہٗ

۱۴؍ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ

۸۶ھ

جناب محترم مولنا زاد مجدہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ براہین قاطعہ کے قول شیطانی کو (جس میں معاذ اللہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم اکمل کے مقابلہ میں اپنے شیخ شیخ نجد۔ یعنی شیطان کے علم کو وسیع کہا ہے) دیکھکر فقیر کا بھی یہی فیصلہ ہے کہ یہ کلمات قطعاً کلمات کفر ہیں اور ان کا قائل کافر۔ باقی ہفوات اہل دیوبند کو بعد صحت انشاء اللہ تعالیٰ دیکھکر فیصلہ کرونگا۔ آپ اگر بعد جمعہ حسب وعدہ تشریف لے آویں تو اس وقت اسکے متعلق بسط سے گفتگو ہوسکتی ہے۔

والسلام خیر ختام فقط

فقیر معین الدین غفرلہٗ ۔ ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ

مراجع

۱۔ تذکرہ علمائے ہند

۲۔ تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ

۳۔ تذکرہ علماء اہل سنت

۴۔ سوانح اعلیٰ حضرت

۵۔ حیات اعلیٰ حضرت

۶۔ خلفاء اعلیٰ حضرت

۷۔ سلاسل الذہب

۸۔ دعوت فکر

۹۔ نوادرات محدث اعظم پاکستان

۱۰۔ ہفت روزہ الفقیہ امرتسر (انڈیا)

حضرت ابو علی ثقفی رحمتہ اللہ علیہ

(م ۳۲۸ھ)

نے ارشاد فرمایا کہ ''جو شخص بزرگوں کی صحبت بطریق عزت نہیں کرتا اس پر ان کے فائدے اور برکتیں حرام ہو جاتی ہیں ان کے نور کا کچھ حصہ بھی اس پر ظاہر نہیں ہوتا''

آپ سے لوگوں نے پوچھا کہ کون سی زندگی بڑی سخت اور زیادہ نہ خوش ہے فرمایا سخت زندگی یہ ہے کہ نا اُمیدی میں جیئے۔''

(نفحات الانس از مولانا جامی علیہ الرحمۃ)

۲۴۲ھ

ساقی آرٹ پریس باٹا والی گلی خانیوال فون: 2556489